REGD. No. L. 5252

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۱ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ॥ یکم تبلیغ ۱۳۳۷ ہش ॥ یکم فروری ۱۹۵۸ء ॥ نمبر ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوسکی۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے آجکل حضور کی طبیعت دردِ نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

انقرہ میں معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ختم ہوگیا

اقوام متحدہ کے ارکان سے ہنگامی فوج کا تصور قبول کرنے کی اپیل

انقرہ ۳۱ جنوری معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کے مشترکہ اعلان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں حق تنسیخ (ویٹو) کا اندھادھند استعمال ترک کردیا جائے۔ اعلان میں اقوام متحدہ کے ارکان سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ نقض امن کی روک تھام کے لئے اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کا تصور قبول کرلیں۔ یہ اعلان وزارتی کونسل کے چار روزہ اجلاس کے بعد کل انقرہ میں جاری کیا گیا۔ اجلاس میں معاہدے کے رکن ممالک برطانیہ۔ عراق۔ ایران۔ ترکیہ اور پاکستان کے علاوہ امریکہ نے بھی بطور مبصر حصہ لیا۔ پاکستان۔ ایران اور ترکیہ کی نمائندگی ان ملکوں کے وزرائے اعظم نے کی اور برطانیہ اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کونسل کے اجلاس میں شریک ہوئے عراقی وفد کی قیادت کے فرائض سابق وزیر اعظم جنرل نوری السعید نے ادا کئے۔

کونسل کے مشترکہ اعلان میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے کہ نکتہ چینیوں کے باوجود معاہدہ بغداد زیادہ طاقتور اور مربوط ادارہ بن گیا ہے اور اس سے علاقہ کے امن۔ سلامتی اور تحفظ کی امیدیں وابستہ ہیں۔ کونسل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ معاہدے کے علاقے کی اقتصادی ترقی کے پروگراموں کو تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے۔ کونسل نے مزید قرار دیا ہے کہ معاہدہ بغداد اور اجتماعی سلامتی کے دوسرے اداروں میں تعاون ہونا چاہیئے۔ اعلان کے مطابق کونسل کا اگلا اجلاس جولائی میں لنڈن میں منعقد ہوگا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ معاہدے کی فوجی منصوبہ بندی کے نئے سٹاف کے تحت عنقریب سٹاف کی تربیت کی مشترکہ مشقیں منعقد کی جائیں گی ÷

سرنگیں صاف کرنے کا ایک اور جہاز کراچی پہونچ گیا

کراچی ۳۱ جنوری سرنگیں صاف کرنے والا چوتھا جہاز "محمود" کل کراچی پہونچ گیا۔ اس کے ساتھ ایک پانی بردار جہاز زمزم بھی کراچی آیا ہے۔ یہ دونوں جہاز امریکی فوجی امداد کے تحت حاصل کئے گئے ہیں۔ منوڑہ پہونچنے پر ان جہازوں کا "پاکستان زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں سے خیر مقدم کیا گیا۔ بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل چوہدری نے جہازوں کا معائنہ کیا۔ اور اس یقین کا اظہار کیا کہ وہ اپنے فرائض پوری کامیابی کے ساتھ انجام دینگے

انسداد سمگلنگ کیلئے نئی ڈائرکٹریٹ

کراچی ۳۱ جنوری۔ سمگلنگ کی روک تھام سے متعلق کارروائیوں کو مربوط کرنے کے لئے حکومت پاکستان عنقریب محکمہ کسٹمز میں سراغرسانی اور تحقیقات کی ایک نئی ڈائرکٹریٹ قائم کریگی

کپڑے کی برآمد میں جاپان بازی لے گیا

ٹوکیو ۳۱ جنوری۔ جاپان میں کپڑا بننے والوں کی انجمن نے بتایا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں جاپان سے ایک ارب ۴۶ کروڑ اسی لاکھ گز کپڑا برآمد کیا گیا جس کی مالیت ۲۱ کروڑ ۶۸ ہزار ڈالر تھی۔ جنگ کے بعد سے یہ جاپانی کپڑے کی سالانہ برآمد کا ریکارڈ ہے۔ اس کے علاوہ ۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ۱۷ ہزار ڈالر کی مالیت کا ۳ کروڑ ۲۱ لاکھ ۸۵ ہزار پاؤنڈ سوتی دھاگہ بھی برآمد کیا گیا۔ یہ بھی جنگ کے بعد کی برآمد کا ریکارڈ ہے۔ انجمن کا کہنا ہے کہ یہ مسلسل ساتواں سال ہے کہ جاپان ساری دنیا کو کپڑا برآمد کرنے والے ممالک میں سرفہرست آرہا ہے۔

کھلنا میں اخباری کاغذ کا کارخانہ

ڈھاکہ ۳۱ جنوری۔ کھلنا میں اخباری کاغذ کا زیر تعمیر کارخانہ مئی ۱۹۵۹ء میں کام شروع کردے گا۔ یہ کارخانہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن تیار کررہی ہے اس میں سالانہ ۲۳ ہزار ٹن نیوز پرنٹ اور بارہ ہزار ٹن میکنیکل پرنٹ تیار ہوا کریگا۔

سابق سندھ میں پٹ سن کی کاشت

حیدرآباد ۳۱ جنوری۔ سندھ یونیورسٹی کے باغات اور پودوں کے تحفظ کے شعبہ نے دعوےٰ کیا ہے کہ سابق صوبہ سندھ کے خشک علاقوں میں بہترین قسم کی پٹ سن کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ اس شعبہ نے تجرباتی بنیاد پر پٹ سن کی کاشت کی تھی۔ اور اس کے لگائے ہوئے پٹ سن کے پودے ۲۰ فٹ سے کچھ زیادہ لمبے ہوئے مشرقی پاکستان میں ان پودوں کا طول اس سے کم ہوتا ہے

سندھی زبان جاننے والے احباب زندگی وقف کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سندھ میں کئی ایک دوستوں نے زمینیں وقف کردی ہیں۔ اب ہمیں ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو سندھی زبان جاننے والے ہوں تاکہ زبان جاننے کی وجہ سے صحیح طور پر کام کرسکیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایسے احباب جن کو سندھی زبان آتی ہے وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ امید ہے کہ سندھ کے علاقہ کے امراء صاحبان بھی اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور مخلصین بھی فوری طور پر اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہیں گے۔

خاکسار۔ انچارج مفرد وقف جدید

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم فروری ۱۹۵۸ء

دیانتداری

ایک دینی کہلانے والا لاہور کا روزنامہ لکھتا ہے۔

"فن لینڈ (یورپ) کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ وہاں حال ہی میں لوگوں کی ایمانداری اور دیانت کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے لئے یہ ترکیب کی گئی۔ کہ فن لینڈ کی متعدد دوکانوں پر گاہکوں کو اس سے زیادہ ریزگاری واپس دی گئی جتنی ان کو دراصل ملنی چاہیئے تھی۔ بعد میں اعداد و شمار جمع کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ۵۵½ فیصدی عورتوں اور ۶۱ فیصدی مردوں نے ریزگاری واپس کر دی۔ اور باقی نے زائد ریزگاری جیب میں ڈال لی۔ جب ان لوگوں سے دریافت کیا گیا تو چند نے یہ جواب دیا کہ میں نے تو خیال ہی نہیں کیا تھا۔ کہ مجھے کتنی رقم واپس دی گئی۔

فن لینڈ کے متعلق یورپ میں مشہور ہے کہ وہاں نہایت نیک دل اور شریف لوگ رہتے ہیں اور سیاحوں کا بیان ہے کہ وہاں بکنگ آفس ریلوے اسٹیشنوں پر نہیں ہیں۔ مسافر خود ہی اپنے سفر کے حساب سے مقررہ کرایہ اس گولک میں ڈال دیتے ہیں جو اسٹیشن پر رکھی رہتی ہے۔ لیکن اب وہاں بھی اخلاقی انحطاط شروع ہو گیا ہے اور مردوں سے زیادہ عورتیں بددیانت ثابت ہوئیں۔

یہ بات ہمارے لئے کسی تسکین کا باعث نہیں۔ اگر پاکستان میں لوگوں کا یہ امتحان لیا جاتا تو غالباً سو میں سے ۵ آدمی بمشکل ایماندار ثابت ہوتے۔"

یہ روزنامہ جس سے یہ اقتباس لیا گیا ہے ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتا ہے، جو پاکستان میں اسلامی قانون رائج کرنے کی داعی ہے۔ اور جس جماعت کا امیر آجکل لمبے لمبے مضمون شائع اور تقریریں نشر کر رہا ہے۔ کہ آیا پاکستان میں انتخابات کا طریق جداگانہ ہونا چاہیئے یا مخلوط۔

سوال یہ ہے کہ جب بقول اخبار مذکور پاکستان کے عوام کی دیانتداری کی یہ حالت ہے۔ تو یہاں اول تو اسلامی قانون کس طرح رائج ہو سکتا ہے اور دوسرے یہاں انتخابات کا جداگانہ طریق اختیار کیا جائے یا مخلوط اس سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ اور اسلام کے تجدید و احیا میں اس سے کیا مدد مل سکتی ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کو بھی محض ایک دنیوی تحریک سمجھتے ہیں اور اگرچہ واضح قوانین اور احکام اللہ تعالےٰ کو بیان کرتے ہیں۔ مگر قرآن پاک احادیث رسول اللہ پر وہ اعتقاد نہیں رکھتے۔ جس کا اسلامی نظریہ حیات تقاضا کرتا ہے۔ اسلام کے معنے ہیں اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دینا۔ اس لئے جب تک کسی سوسائٹی یا ملک میں ایسے لوگوں کی اکثریت نہ ہو جائے۔ جنہوں نے کلی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیا ہو۔ اس سوسائٹی یا ملک میں اسلامی قانون کس طرح رائج ہو سکتا ہے۔ لیکن جس ملک کے لوگ بقول اخبار مذکور اتنے بددیانت ہوں۔ اس ملک میں اللہ تعالےٰ کی سپردگی کا خیال بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

معاملات میں دیانتداری ایک ایسا امر ہے جس کے بغیر کوئی معاشرہ خواہ وہ کتنا ہی غیر اسلامی کیوں نہ ہو چل نہیں سکتا۔ جیسا کہ اخبار مذکور نے بتایا ہے فن لینڈ میں جو یورپ کا ایک ملک ہے معاملات میں دیانتداری کا معیار پاکستان کی نسبت بہت بلند ہے۔ عام طور پر بھی دیکھا جائے تو یورپ کے تمام ممالک ہم سے اس معاملہ میں بہت آگے ہیں۔ اسلام جس نے بزرگی کا معیار تقویٰ قرار دیا ہے۔ اس کے بہترین لائحہ حیات ماننے والوں کا یہ حال ہے کہ اس میں فن لینڈ کے مقابلہ میں ۵ فیصدی لوگ بھی دیانتداری کا دعوےٰ نہیں کر سکتے۔

پھر کیا یہ اسلام کا قصور ہے اگر سیاسی مولویوں کی جدوجہد اور ان کے بیانات کو دیکھیں تو بادی النظر میں یہی نظر آئے گا کہ خدانخواستہ یہ اسلام کی تعلیم کا اثر ہے۔ کہ عوام میں یورپ کے مقابلہ میں ۵ فیصدی بھی دیانتداری نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ یہ لوگ جب ان کو کوئی سیاسی مفاد بھی پیش نظر ہو تو عوام کی اسلامی سپرٹ کا ہی حوالہ دیتے ہیں۔ چنانچہ طریق انتخاب کے فیصلہ کے لئے بھی ریفرنڈم پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور جداگانہ طریق کو اسلامی طریق قرار دے کر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ عوام عین اسلامی روح سے متاثر ہو کر جداگانہ طریق کے حق میں آواز اٹھا رہے ہیں۔

یہ دھوکا ہے جو یہ لوگ اپنے آپ کو دے رہے ہیں۔ یا دوسروں کو دیکر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ طریق انتخاب ایک نہایت باریک سیاسی مسئلہ ہے۔ اس لئے اس میں اسلام کو گھسیٹنا پرلے درجہ کی جسارت ہے۔ اور پھر اس کے ثبوت کے لئے ریفرنڈم پر زور دینا گویا یہ کہنا ہے۔ کہ پاکستان کے عوام پکے مسلمان ہیں۔ اور ان کی اکثریت جو فیصلہ کرے گی۔ وہ عین اسلامی ہوگا۔ درآنحالیکہ ان کی اخلاقی حالت وہ ہے جس کا ذکر اخبار مذکور نے مندرجہ بالا عبارت میں کیا ہے کہ اگر پاکستان میں لوگوں کا یہ امتحان لیا جاتا۔ تو غالباً سو میں سے ۵ آدمی بمشکل ایماندار ثابت ہوتے۔

جس ملک کے اخلاق کی یہ حالت ہو اس میں طریق انتخاب کے سے نازک سیاسی مسئلہ کو اسلامی یا غیر اسلامی بتا کر تنازعات پیدا کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ آوے کا آوا ہی خراب ہے۔ اور عوام اور ان کے راہنما اسلامی احساس سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ عام لوگ ہی نہیں۔ بلکہ ان کے مترفین بھی اسلام سے بیزار ہو چکے ہیں پھر سوال ہے کہ جب کسی قوم کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اسلام کا محافظ ایسے وقت میں کون ہو سکتا ہے۔ کیا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کے سوا کوئی ہمیں بچا سکتا ہے؟

ہم ان راہنماؤں کی خدمت میں دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدائے پاک کی خاطر اسلام کو اس جنگ زرگری میں گھسیٹ کر کم از کم اس کے نام کو تو ملوث نہ کیجئے۔

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھش مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ مطلع فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے قرآن کریم کی اعلیٰ ارفع شان کا اظہار

قسط نمبر ۲

(از مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مشرقی پاکستان)

انہی حالات میں سر سید احمد خان صاحب مرحوم الہام، وحی اور فرشتوں کے وجود کے منکر ہو گئے اور قرآن کریم کے معجزات سے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ مسٹر ایچ۔ اے والٹر اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں ان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"وہ اس حد تک پہنچ چکے تھے کہ غیر الہامی ہونے کے لحاظ سے قرآن اور بائیبل کی اُنکے نزدیک ایک ہی حیثیت تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ عیسائیوں نے بائیبل میں کوئی تحریف نہیں کی۔ اور ان کا تکیہ کلام یہ تھا کہ "صرف عقل ہی کافی راہنما ہے۔" مولوی چراغ علی صاحب بھی اس خیال کے حامی تھے کہ سیاسی اور تمدنی مسائل کے متعلق محمد صلعم کے احکام ایسے نہیں جن میں تبدیلی نہ کی جا سکے۔ آپ نے دُنیا کو صرف رُوحانی اور اخلاقی اصلاح کے احکام دیئے ہیں۔"

("اسلام ان انڈیا" مصنفہ ہیڈرک کریمر)

سید امیر علی کے متعلق بھی جو سر سید احمد خاں کے مقلد تھے۔ انگریز مصنف لکھتا ہے:۔

"سید امیر علی نے جرأت سے کہا کہ قرآن محمد (صلعم) کے دماغ کی پیداوار ہے۔ اور آپ کے مذہبی شعور کی ترقی کے مختلف مدارج کا آئینہ دار"

(انڈین اسلام مصنفہ ڈاکٹر مرے ٹی ٹیٹس۔ بحوالہ دی سپرٹ آف اسلام)

تعدد ازدواج کے متعلق سید امیر علی اپنی مشہور کتاب "دی سپرٹ آف اسلام" میں لکھتے ہیں۔

"تعدد ازدواج موجودہ زمانہ میں فحش کاری کے تعلق کے مترادف ہے! اور اسلام کی رُوح کے منافی"

اسی طرح ایک اور اہلِ قلم سید احمد حسین صاحب قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"قرآن ان احکام۔ ہدایات اور وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔ جو حسب حالات گاہ گاہ جاری کئے گئے۔۔ ---- اور ہمیں چاہیئے کہ قرآن کی اسی طرح طبعی رنگ میں تفسیر کریں جس طرح کسی اور کتاب یا کسی تاریخی دستاویز کی کی جاتی ہے"

یہ تھی اسلام کے بڑے بڑے حامیوں اور خیر خواہوں کی اپنی حالت ایسے لوگوں نے مسلمان کہلا کر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب اور اپنے پیارے دین کی عزت کو برقرار رکھنے کے لے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے مبعوث ہو کر اعلان فرمایا۔

۱۔ "اس زمانے میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اسکو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی رُوحانی تلوار کا ہی جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا۔ اور اسلام فتح پائیگا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

۲۔ "شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کے رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اسکے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال رُوحانی ہے اور فتح بھی رُوحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۵ حاشیہ)

ترتیب قرآنی

عام طور پر مسلمان علماء کا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ قرآن مجید کی سب آیات میں کوئی ربط اور تعلق نہیں علماء کہلانے والے قرآنی آیات کو بے ترتیب بے ربط قرآنی قصص کو محض بیان ماضی قرآنی فصاحت میں عجمی کلمات کی ملاوٹ اور فہم قرآنی کو محض علامہ رازی و زمخشری وغیرہ ہما پر ہی ختم سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ آیات قرآنی پر تدبر کرنے کے عادی نہ تھے مشکل آیات کو متشابہات کہہ کر ناقابلِ فہم بتلاتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن پاک کو اس کی اصلی شان میں پیش کیا۔ اور ان بدصورت داغوں کو اس کے خوبصورت چہرہ سے دُور کیا۔

پادری عماد الدین امرتسری نے اپنی کتاب میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ترتیب پر اعتراض کیا تھا کہ قواعد بلاغت کے لحاظ سے بسم اللہ الرحیم الرحمٰن چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں "براہین احمدیہ" میں قلم اُٹھایا۔ اور اس میں قرآن مجید کی ترتیب پر اصولی بحث کی اور خصوصیت کے ساتھ پادری عماد الدین کے اس اعتراض کے جواب میں نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا کہ یہ ترتیب طبعی ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی ترتیب ہو ہی نہیں سکتی۔ قواعد بلاغت کی حقیقت اور فلسفہ بھی نادان معترض کو بتایا اسی طرح قرآن مجید کے متعدد مقامات کی تفسیر اور توضیح کرتے وقت حضور نے ترتیب قرآنی کے مسئلہ کو ایسا صاف کر دیا کہ آج آپ کی تعلیم اور رُوحانی تاثیرات سے فائدہ اٹھا کر ایک احمدی بچہ بھی قرآن مجید کی ترتیب اور اسلوب بیان کے متعلق قرآن مجید کی اعجازی قوتوں کا اظہار کرنے کی قدرت اور قابلیت رکھتا ہے۔ پس قرآن مجید کی ترتیب کے متعلق حضور ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس زمانہ میں بتایا کہ قرآن شریف جو خدا کا قول ہے اس میں اس قسم کا اصول ترتیب مدنظر رکھا گیا ہے جو خدا کا فعل یعنی صحیفۂ قدرت میں پایا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح اس جسمانی عالم میں دنیا کی مادی زندگی اور ترقی و بہبودی کے سامان و ذرائع مہیا کئے اور اس میں ایک ترتیب رکھی ہے۔ اسیطرح خدا کے قول یعنی قرآن شریف میں ایک ترتیب ہے۔ جو علم النفس کے ان اصول کے ماتحت قائم کی گئی ہے جو دُنیا کی اخلاقی اور تمدنی اور رُوحانی زندگی اور اصلاح اور ترقی کے لئے بہترین اثر رکھتی ہے۔ اور لطف یہ کہ جس طرح بعض لوگوں کو اس علم جسمانی میں کوئی ترتیب نظر نہیں آتی اسی طرح رُوحانی بینائی سے محروم لوگوں کو قرآنی ترتیب بھی نظر نہیں آتی مگر جو لوگ گہرے مطالعہ کے

عادی ہیں۔ اور روحانی کلام کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اپنے اندر روحانی بینائی اور تقدس و طہارت رکھتے ہیں۔ وہ اس ترتیب کو علیٰ قدرِ مراتب سمجھتے اور اس کے اثر کو اپنے نفوس میں محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

الف:۔ "اگر تمام قرآن اول سے آخر تک پڑھ جاؤ تو بجز چند مقامات کے جو بطور شاذ و نادر کے ہیں باقی تمام قرآنی مقامات کو ظاہری ترتیب کی ایک زرین زنجیر میں منسلک پاؤ گے اور جس طرح اس حکیم کے افعال میں ترتیب مشہود ہو رہی ہے۔ یہی ترتیب اس کے اقوال میں دیکھو گے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲۵۵)

ب:۔ "جس کی تقریر منتظم نہیں اس کے حواس بھی منتظم نہیں پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ پاک کلام جو بلاغت فصاحت کا دعویٰ کر کے تمام اقسام سچائی کے لئے بلاتا ہے۔ ایسا اعجازی کلام اس ضروری حصہ فصاحت سے گرا ہوا ہو کہ اس میں ترتیب نہ پائی جائے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۲۵۷)

ج:۔ قرآن کریم نے اول سے آخر تک صنعتِ ترتیب کو اختیار کیا ہے۔ اور باوجود اس کے نظم بدیع اور عبارت سلیس کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور یہ اس کا ایک بڑا معجزہ ہے۔ جو ہم مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور اسی صنعت اور ترتیب کی برکت سے ہزارہا نکات قرآن شریف کے معلوم ہو جاتے ہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲۵۸)

چندہ وقفِ جدید ادا کرنیوالے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۱ر جنوری

۱۔ چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ — ۶/-/-
۲۔ حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر — ۱۲/-/-
۳۔ شیخ محبوب عالم صاحب خالد بذریعہ رشید احمد صاحب چغتائی — ۶/-/-
۴۔ سید صوفی عبدالرحیم صاحب سپیشل ٹکٹ ایگزامینر دارالرحمت شرقی ربوہ — ۶/-/-
۵۔ سید احمد علی صاحب P.A.F ڈرگ روڈ کراچی — ۶/-/-
۶۔ میاں محمد جیون صاحب سبزی فروش دارالرحمت وسطی — ۶/-/-
۷۔ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی 〃 〃 بذریعہ قریشی محمد عبداللہ صاحب — -/۸/-
۸۔ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب ابن چوہدری غلام حیدر صاحب بذریعہ ایضاً — -/۸/-
۹۔ راجہ صفدر علی خانصاحب دکاندار بذریعہ ایضاً — -/۸/-
۱۰۔ محمد رمضان صاحب قصاب بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب — -/۸/-
۱۱۔ خواجہ عبداللہ جان 〃 〃 〃 — -/۸/-
۱۲۔ محمد منیر صاحب بار بر 〃 〃 〃 — -/۸/-
۱۳۔ ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب 〃 〃 — ۶/-/-
۱۴۔ اللہ بخش صاحب حلوائی 〃 〃 〃 — -/۸/-
۱۵۔ شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل 〃 — ۶/-/-
۱۶۔ محمد عبداللہ صاحب پوستین 〃 〃 — -/۸/-
۱۷۔ ڈاکٹر فرزند علی صاحب 〃 〃 — ۶/-/-
۱۸۔ ماسٹر خان محمد صاحب 〃 〃 — -/۸/-
۱۹۔ عبدالحق صاحب گاڑی بان 〃 〃 — -/۸/-
۲۰۔ منشی نور الدین صاحب 〃 〃 — -/۸/-
۲۱۔ مسعود احمد صاحب بابو 〃 〃 — -/۸/-
۲۲۔ محمد ابراہیم صاحب 〃 〃 — ۶/-/-
۲۳۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب پریس 〃 〃 — -/۸/-
۲۴۔ فقیر محمد بشیر احمد 〃 〃 — -/۸/-
۲۵۔ محمد شریف صاحب قلی 〃 〃 — -/۸/-
۲۶۔ مشتاق احمد صاحب مبارک 〃 〃 — ۱/-/-
۲۷۔ محمد نصر اللہ ولد پنڈت عبداللہ 〃 — ۱/-/-
۲۸۔ چوہدری خان محمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ — ۶/-/-
۲۹۔ عبدالعزیز صاحب کارکن فضل عمر ہوسٹل 〃 — ۶/-/-
۳۰۔ منشی رمضان علی صاحب نظارت علیا 〃 — ۱/-/-
۳۱۔ خواجہ ظہور الدین صاحب ۹ ڈیوس روڈ لاہور — ۶/-/-
۳۲۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 — ۶/-/-
۳۳۔ از والد صاحب مرحوم 〃 〃 — ۶/-/-
۳۴۔ از والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 — ۶/-/-
۳۵۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کراچی — ۶/-/-
۳۶۔ ارشاد احمد صاحب ٹیپو روڈ کراچی — ۶/-/-
۳۷۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 — ۶/-/-
۳۸۔ ارشاد احمد صاحب از بچگان و دیگر افراد کنبہ — ۴۸/-/-
۳۹۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ معہ اہل و عیال پہلی قسط — ۶/-/-
۴۰۔ مبارک احمد صاحب ریڈیو ٹنگ کلرک ربوہ — -/۸/-
۴۱۔ ماسٹر عبدالحمید صاحب آف کوئٹہ — ۶/-/-
۴۲۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ربوہ — ۶/-/-
۴۳۔ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 — ۶/-/-

چوتھی قسط

۴۴۔ منشی عبدالرحیم صاحب شرما بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب — ۶/-/-
۴۵۔ محمد شریف صاحب بنگالی ٹیکسٹائل کارپوریشن برانڈرتھ روڈ لاہور — ۶/-/-
۴۶۔ قمر الدین صاحب گوٹھ قمر الدین مورو سندھ — ۶/-/-
۴۷۔ 〃 〃 از حاجی کریم بخش صاحب 〃 — ۶/-/-
۴۸۔ محمد حسین صاحب مورو سندھ — ۶/-/-
۴۹۔ چوہدری اللہ بخش صاحب دارالصدر غربی ربوہ — ۶/-/-
۵۰۔ مرزا محمد حسین صاحب چھٹی مسیح ربوہ — ۶/-/-
۵۱۔ ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب کیمل پورہ — ۶/-/-
۵۲۔ چوہدری عطا محمد صاحب پنشنر دارالصدر غربی ربوہ — ۶/-/-
۵۳۔ میاں شریف احمد صاحب ابن ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ملازم سقاخانہ النقرہ — ۶/-/-
۵۴۔ حافظ بشیر احمد صاحب دارالصدر غربی — ۶/-/-
۵۵۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب آف بہلولپور حال دارالصدر غربی ربوہ — ۶/-/-
۵۶۔ صاحبزادہ محمد طیب صاحب دارالصدر غربی — ۲۶/-/-
۵۷۔ محمد اسحاق صاحب خلیل شاہد 〃 〃 — ۱/-/-
۵۸۔ سردار مسعود احمد صاحب اختر دارالیمن بجانب محمود الحسن صاحب باجوہ — ۵/۸/-
۵۹۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ — ۶/-/-
۶۰۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 — ۶/-/-
۶۱۔ بچگان 〃 〃 〃 — ۶/-/-

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو کہ پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے مصداق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری کا دن قریب آ رہا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں۔ اور حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کو بیان کیا جائے۔ اور جن روشن دلائل اور بینات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے لیکچروں اور تقاریر کے ذریعہ سے احباب جماعت اور دیگر احباب کو ان سے واقف و آگاہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اُذکُروا موتکم بالخیر

میرے والد صاحب مرحوم

(از ملک محبوب ربانی صاحب لیکچرر میڈیکل کالج ملتان)

والد محترم ملک عطاء اللہ صاحب رضی اللہ عنہ ۱۸۸۲ء میں بمقام گجرات پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ملک محمد رمضان تھا جو کہ لکڑی کے بہت بڑے بیوپاری اور گجرات شہر کے رئیس تھے۔

خاندانی حالات آپ کا خاندان علما اور فضلا کا خاندان تھا چنانچہ حاجی محمد حیات صاحب ملک (تایا) حافظ شمس اور ملک فضل احمد (بڑے بھائی) کے ناموں کو گجرات کی سرزمین کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اوّل الذکر دو اصحاب عربی کے جید عالم تھے ان کے علم و فضل کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسجد میں بیٹھ کر وہ ہمیشہ عربی زبان میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ ثانی الذکر آپ کے بڑے بھائی تھے۔ دیوبند کے فارغ التحصیل اور رشید احمد گنگوہی کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔

آپ نے مذہبی تعلیم اپنے تایا حافظ محمد حیات صاحب ملک سے حاصل کی جو کہ لاولد ہونے کی وجہ سے آپ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم مشن سکول گجرات میں حاصل کی۔ لاہور میڈیکل سکول کے طالبعلم تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

قبولِ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر آپ تک حافظ محمد حیات صاحب کے ذریعہ سے پہنچی۔ بعدہٗ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سیالکوٹی کی چچا زاد بہن جو کہ آپ کے رشتہ کے ایک بھائی محمد اشرف ملک سے بیاہی ہوئی تھی، کی زبردست تحریک کے نتیجہ میں آپ نے ۱۹۰۱ء میں تحریری بیعت کی۔ بیعت سے قبل آپ اپنے تایا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی رائے پوچھی۔ حافظ صاحب کہنے لگے اگر مرزا صاحب کے دعویٰ کے دلائل کو دیکھا جائے تو انسان قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حافظ صاحب دل سے احمدیت قبول کر چکے تھے۔ مگر افسوس کہ انہیں بیعت کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ بیعت کی قبولیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جو جواب آیا وہ اظہار خوشنودی اور دعا پر مشتمل تھا۔ جواب مولانا حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اور اس میں حضرت مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے بھی بہت خوشی کا اظہار کیا تھا۔

تحریری بیعت کے بعد آپ نے دستی بیعت بھی کی۔ اور حضورؑ نے جب کرم دین بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں سفر جہلم اختیار کیا تو آپ شریک سفر تھے۔ عدالت میں پیشی کے بعد کچہری کے احاطہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کرسی بچھا دی گئی تھی، اور لوگوں کی خواہش پر آپؑ نے ان سے خطاب فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ بھی شریک سفر تھے، اس لئے حضورؑ نے فارسی میں تقریر شروع کی۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اردو میں ہی تقریر فرمائیں میں سمجھتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ نے فوراً اور بغیر کسی پس و پیش کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی۔ ابھی خال ہی میں جب خلافت کے خلاف فتنہ اٹھا۔ تو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی اولاد کے انجام پر سخت صدمہ ہوا اور آپ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں خلافت کے موضوع پر جب تقریر فرمائی تو میں بھی حاضرین میں موجود تھا۔ آپ نے جب یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا تو آپ لیٹے ہوئے تھے آپ کا چہرہ جوش سے سرخ ہو گیا اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقریر کے خاص خاص حصے بڑے جوش سے سناتے رہے۔

آپ موصی تھے اور تحریک جدید کا چندہ مکمل ادا کرنے پر السابقون الاوّلون کی فہرست میں شامل تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا دیا ہوا سرٹیفکیٹ بھی آپ کے پاس تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کئی خط آپ کے پاس موجود تھے۔

ذاتی حالات و خصائل آپ کی بارعب شکل و صورت تھی۔ ناک ستواں اور آنکھیں بڑی بڑی اور روشن تھیں۔ پیشانی کشادہ تھی۔ کپڑے ہمیشہ صاف ستھرے پہنتے تھے۔ گندگی سے سخت نفرت تھی۔ روزانہ غسل کے عادی تھے۔ صبح کی نماز سے پہلے پانچ چھ میل لمبی سیر کے عادی تھے نماز کے سختی سے پابند تھے۔ مسجد میں اکثر امام الصلوٰۃ ہوتے تھے۔ خاکسار نے انہیں ایک بجے کے بعد سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تہجد کی نماز کے بعد صبح تک تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ بہت خوش الحان تھے۔ جب پاکستان بننے والا تھا تو مسلم لیگ کے ایک جلسے کی صدارت کے لئے قائداعظم محمد علی جناح گجرات تشریف لائے جلسہ میں اس درجہ خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی کہ حاضرین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قائداعظم نے آپ کا نام پوچھا اور کہا کہ آج تک ایسا میں نے خوش الحان قاری نہیں دیکھا۔

درثمین اردو۔ فارسی۔ عربی کی اکثر نظمیں آپ کو زبانی یاد تھیں اور روزانہ رات کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ کلام محمود بھی بہت کافی یاد تھا۔ حضرت مسیح موعود کی دعائیہ نظمیں خاص طور پر پڑھتے تھے۔ (باقی)

ایک مفید علمی کتاب "الواح الہدیٰ"

(از مکرم مہتمم صاحب تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیہ کتابستان ربوہ کی طرف سے محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک نہایت مفید علمی اور روحانی کتاب "الواح الہدیٰ" کے نام سے شائع ہوئی ہے جو سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت عمدگی کے ساتھ منتخب کی گئی احادیث کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔

کتاب کے دیباچہ کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک نہایت قیمتی نوٹ بھی شامل ہے جس میں حضور نے اس کتاب کی اہمیت اور افادیت دوستوں پر واضح کرتے ہوئے اسے نہایت مفید اور نوجوانوں کے لئے خصوصیت سے قابل مطالعہ قرار دیا ہے اور تحریک فرمائی ہے کہ جماعت کے دوست اس کتاب کو خریدیں اور زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

چونکہ یہ نہایت مفید کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے جن کا تعلق زیادہ تر انسان کے اعمال کی اصلاح اور اخلاق کی تعمیر کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ سلسلہ کے نوجوان اور خدام الاحمدیہ کے اراکین خصوصیت کے ساتھ اسے خریدیں اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے اسے بار بار مطالعہ میں لا کر اس سے صحیح روحانی اور علمی فائدہ اٹھائیں۔ بنابریں میں شعبہ تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تمام خدام کی خدمت میں اس کتاب کے خریدنے پڑھنے اور مسلسل زیر مطالعہ رکھنے کی پرزور تحریک کرتا ہوں۔ بلکہ اگر جملہ مجالس کے قائدین اپنے اپنے ہاں اس کتاب کو خدام کی دینی تعلیم میں بطور نصاب شامل کر کے بعد میں اس کے مندرجات کا امتحان بھی لیں۔ تو اس سے نوجوانانِ سلسلہ کے اخلاق و اعمال کی اصلاح اور علم میں زیادتی اور ترقی کے سلسلے میں مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ انشاءاللہ۔

گمشدہ رسید بک (انصاراللہ)

مجلس انصاراللہ راولپنڈی سے اطلاع ملی ہے کہ ان کی مجلس سے رسید بک ۲۳/۷ جس کی رسیدات نمبر ایک سے نمبر ۵۱ تک جس پر ۲۵/۳/۵۵ کی تاریخ درج ہے استعمال شدہ گم ہو گئی ہے لہٰذا تمام اراکین انصاراللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اور اگر کسی صاحب کو یہ رسید بک ملے تو فوراً دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ

پتہ مطلوب ہے

مجھے مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر یہ احباب خود یہ اعلان پڑھیں تو مطلع فرمائیں۔ یا اگر کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس معلوم ہوں تو مجھے مطلع فرمائیں۔

(۱) چوہدری فضل دین صاحب پنشنر ایم۔ای۔ایس سابق امیر جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی۔

(۲) عبداللہ خان صاحب مالک پشاوری ہوٹل جالندھر چھاؤنی۔

(۳) چوہدری ماسٹر تقیر محمد صاحب ٹیچر کنٹونمنٹ ہائی سکول جالندھر چھاؤنی۔

نذیر احمد مہاجر بک ڈپو۔ چکوال۔ ضلع جہلم

یومِ وقفِ جدید — ۹ر فروری ۱۹۵۸ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ پر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی اہم تحریک "وقف جدید" کے نام سے جاری فرمائی ہے چونکہ یہ تحریک بھی ان خدائی تحریکات میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام ایدہ اللہ کے ذریعہ رفاہ اصلاح خلق کے واسطے جاری فرمائی ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فرشتے جماعت کو اُبھار رہے ہیں کہ وہ آگے بڑھ کر "تحریک وقف جدید" کو کامیاب و کامران بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق شمع احمدیت کے پروانے اپنے اموال و نفوس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

اس تحریک کے مندرجہ ذیل تین حصے ہیں

(۱) ہر وہ احمدی جو کم از کم پرائمری پاس ہے اور وہ خدمتِ دین اور رفاہِ خلق کا شوق رکھتا ہے اسے اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے۔ اور "وقفِ جدید" کے نظام کے تحت اللہ تعالیٰ کی راہ میں معروفِ عمل ہونا چاہیئے۔

(۲) جو لوگ اپنے تئیں زندگی وقف کرنے سے قاصر سمجھتے ہیں مگر مالی قربانی کر سکتے ہیں انہیں کم از کم چھ روپے سالانہ چندہ اس مد میں دے کر ارشاد خداوندی تعاونوا علی البرّ و التقویٰ کا مصداق بننا چاہیئے جنہیں استطاعت ہو وہ سینکڑوں اور ہزاروں دیں۔ مگر جو نادار ہوں اور خدمت خلق کی تڑپ رکھتے ہوں ان کے لئے جائز ہے کہ بارہ آدمی مل کر چھ روپے سالانہ چندہ ادا کریں۔ ان دونوں امور کے متعلق ۵ر جنوری کے "پیغام" میں جو "الفضل" ۷ر جنوری میں شائع ہوا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے تین ہفتہ میں جماعت ان دونوں کاموں کو پورا کر دیگی"۔

۲۶ر جنوری کو تین ہفتے پورے ہو چکے ہیں لیکن چونکہ بعض مقامات میں الفضل دیر سے پہنچتا ہے لہٰذا ۹ر فروری کو سب جماعتیں یومِ وقفِ جدید منائیں اور اپنی جگہ جلسے کر کے سب دوستوں تک اس تحریک کو پہنچا کر ان سے وعدے لیکر مکمل فہرستیں بھجوائیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی اس سعادت سے محروم نہ رہے۔ امراء کرام سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں نمایاں سعی فرمائیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(۳) تیسرا پہلو اس تحریک کا "وقف زمین" ہے یعنی قیام مراکز کے لئے زمیندار حضرات دس دس ایکڑ زمین وقف کریں (چھوٹے زمیندار اپنا ایک ایک ایکڑ ملا کر بھی دس ایکڑ وقف کر سکتے ہیں) اس کے متعلق ۵ر جنوری کے پیغام میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے معزز زمیندار کراچی سے لے کر پشاور تک اپنے اپنے گاؤں کے ارد گرد دس دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں گے۔ اس میں یہ واقفین کھیتی باڑی کریں گے اور اس سے اس سکیم کو چلانے میں مدد ملے گی۔ اس کی پیداوار سب ان کی ہو گی"۔

ان ارشادات کی روشنی میں یومِ وقفِ جدید کی غرض یہ ہے کہ ہم اپنی اس کوشش کے نتیجہ میں مندرجہ بالا ہر سہ قسم کی قربانیوں کو اس انتہاء تک پہنچا دیں۔ کہ جماعت بحیثیت مجموعی بزبان حال اپنے امام سے یہ کہہ رہی ہو سے

سپردم بتو مایۂ خویش را ✦ تو دانی حساب کم و بیش را

خدام الاحمدیہ کے سالِ رواں کا پروگرام

قبل ازیں الفضل مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۵۸ء میں خدام الاحمدیہ کے سال رواں کے پروگرام کا ایک حصہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اب شعبہ صنعت و حرفت و تجارت اور شعبہ وقارِ عمل کا اصولی پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔ مجالس مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات خود ہی طے کر لیں۔ اور اس پر عمل کریں۔

اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ مجالس کی طرف سے ان کی رپورٹیں پوری باقاعدگی سے نہیں آ رہیں۔ جو کوئی خوشکن امر نہیں۔ رپورٹ کا باقاعدگی سے بروقت مرکز میں آنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے کسی مجلس کے بیدار یا سست ہونے کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ قائدین اس بارہ میں مناسب انتظام کریں گے۔ جزاکم اللہ۔

شعبہ صنعت و حرفت و تجارت:۔

۱۔ ہر مجلس کوشش کرے کہ اس کا ہر رکن اپنے موجودہ پیشہ کے علاوہ کم از کم ایک ہنر سیکھے۔ اور مجالس اس کام میں ان کی راہنمائی اور مدد کریں۔

۲۔ جو مجالس یا خدام نئی صنعتیں جاری کرنا چاہیں مرکز سے انہیں اس بارہ میں انشاء اللہ ہر قسم کی معلومات مہیا کی جائیں گی۔

۳۔ مجالس اپنے اراکین کے بارہ میں مندرجہ ذیل کوائف سے مرکز کو اطلاع دیں۔

ا۔ نام خادم
ب۔ موجودہ پیشہ
ج۔ کون سا پیشہ سیکھنا چاہتا ہے
د۔ اپنا پیشہ کتنے خدام کو سکھانے کے لئے تیار ہے۔
ہ۔ جو صنعت جانتا ہے۔ ان کی تیار شدہ اشیاء کے نمونے

۴۔ ہر مجلس کے صناع اور تاجر اپنی اپنی صنعتوں اور تجارت کے بارہ میں ضروری کوائف مرکز میں بھجوائیں۔ تا دوسرے مقامات کی مجالس کو ان سے آگاہ کیا جا سکے

شعبہ وقارِ عمل:۔

۱۔ ہر مجلس سال میں کم از کم چھ بار اپنے مقام پر مقامی حالات کے مطابق اجتماعی وقارِ عمل منایا کرے جس میں اس کے جملہ اراکین شامل ہوا کریں۔

۲۔ جو قیادتیں حلقہ جات پر مشتمل ہیں۔ وہاں حلقہ میں پندرہ روزہ اجتماعی وقارِ عمل ہونا ضروری ہے۔

۳۔ وقارِ عمل مناتے وقت ایسے کاموں کو مدنظر رکھا جائے۔ جو رفاہ عام اور خدمت خلق کی روح کے مطابق ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میری بیٹی عزیزہ منصورہ رشیدہ کا نکاح بعوض حق مہر دو ہزار پانچ سو روپیہ ۲۵۰۰/- ہمراہ عزیزم فلائٹ لفٹیننٹ جمیل احمد صاحب ایاز بی۔ ایس۔ سی ابن بابو محمد اسحاق صاحب سنوری حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ر ۱۲ر ۵۷ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (میاں رشید احمد اکونٹنٹ راولپنڈی)

۲۔ عبد الحمید صاحب پراچہ ابن شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ بھیرہ کا نکاح خالدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ فضل الرحمان صاحب پراچہ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۷ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (چوہدری سلطان علیخان نیل کوٹ ملتان)

۳۔ عبد الوحید صاحب پراچہ ابن شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ ملتان کا نکاح زرین صاحبہ بنت شیخ فضل الرحمان صاحب پراچہ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۷ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں (چوہدری سلطان علیخان نیل کوٹ ملتان)

نیٹو سیٹو اور معاہدہ بغداد میں رابطہ قائم کیا جائیگا

امریکہ کی طرف سے منظور شدہ منصوبوں کے لئے ایک کروڑ ڈالر امداد کا اعلان

انقرہ ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل نے نیٹو اور سیٹو کے ساتھ قریبی رابطہ پیدا کرنے کے لئے ایک مشینری قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ کونسل نے معاہدہ کی اقتصادی کمیٹی کی رپورٹ بھی منظور کر لی ہے۔

ابتدائی طور پر ان تینوں دفاعی تنظیموں کے مابین کمیونسٹوں کے فوجی عزائم اور تیاریوں اور دوسرے متعلقہ موضوعات کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کیا جائے گا اور اس طرح ان تینوں تنظیموں کے درمیان قریبی تعاون کی جانب پہلا قدم اٹھایا جائے گا۔

اجلاس میں کونسل کی اقتصادی کمیٹی کی رپورٹ اور قراردادوں کی بھی منظوری دی۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے معاہدے کے منظور شدہ منصوبوں کے لئے ایک کروڑ ڈالر دینے کا اعلان کیا اور رکن ممالک کو یقین دلایا کہ تمام منظور شدہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا خیال رکھا جائے گا اور منصوبہ بندی اور سروے کے مراحل کی تکمیل کے بعد جب اور جس قدر سرمایہ کی ضرورت پڑے گی امریکہ مہیا کرے گا۔ برطانیہ نے بھی ان منصوبوں کے لئے امداد کا وعدہ کیا۔

اقتصادی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی ہے کہ معاہدے کے علاقے کو ایک دوسرے کے اور قریب لانے کے لئے مواصلات کا بہتر نظام قائم کیا جائے اور آمد و رفت کے ذرائع بہتر بنائے جائیں۔ اس مقصد کے لئے ٹیلی کمیونیکیشنز، شاہراہوں اور ریلوے لنکس کی سات بڑی سکیمیں پیش کی گئی ہیں۔ کمیٹی نے ایسے ترقیاتی منصوبے مرتب کرنے کی بھی سفارش کی ہے جن سے معاہدے کے دوسرے ملکوں کو بھی فائدہ پہنچے۔

ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم نون نے اجلاس میں اس بات پر زور دیا کہ معاہدے کے ملکوں کو اپنے زیادہ مالدار شرکاء سے ہمیشہ امداد نہیں مانگنی چاہیئے۔ ملک نون نے بتایا کہ پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے فلسطین، الجزائر، قبرص اور کشمیر کے مسائل پر اپنے نقطہ نظر کی ایک بار پھر وضاحت کی۔

وزارتی کونسل نے کل رابطہ کمیٹی انسداد تخریب کمیٹی اور فوجی کمیٹی کی رپورٹیں منظور کی تھیں۔ انسداد تخریب کمیٹی کی رپورٹ میں مشرق وسطیٰ میں کمیونسٹوں کے اثر و نفوذ کی روک تھام کے لئے سخت اقدامات کی سفارش کی ہے کہ معاہدے کے ملکوں کی فوجی طاقت میں اضافہ کیا جائے تا کہ وہ کسی جارحانہ حملے کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔

وزارتی کونسل کے اجلاس میں بھی مسلم ملکوں کے لیڈروں نے جدید ترین اسلحہ کی فراہمی پر زور دیا ہے۔ اگرچہ باخبر حلقے اس سلسلے میں خود کا رمیزائلوں کا ذکر نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن عام خیال یہی ہے کہ معاہدے کے ارکان کی موجودہ فوجی طاقت میں نمایاں اضافہ کیا جائے گا۔

کشمیر

بعد کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم ملک نون نے آج وزارتی کونسل کے خفیہ اجلاس میں کشمیر کا مسئلہ پیش کیا۔ اس اجلاس میں علاقائی تنازعات پر غور کیا جا رہا تھا۔ اور کشمیر کے علاوہ فلسطین، قبرص اور الجزائر کے مسائل زیر بحث آئے۔ وزیر اعظم نون نے اس بات پر زور دیا کہ معاہدے کے علاقے میں امن تحفظ اور استحکام کے لئے ان تنازعات کا فوری تصفیہ ضروری ہے۔ دوسرے مسلم ملکوں کے لیڈروں نے بھی اپنے مغربی حلیفوں پر زور دیا کہ وہ ان مسائل کے پر امن اور منصفانہ تصفیے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

بھارت کو امریکہ کی فنی امداد

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ امریکہ کے فنی امدادی ادارہ کے چیئرمین نے بتایا کہ امریکہ ۱۹۵۸ء کے دوران میں بھارت کو ۱۹ لاکھ ڈالر کی فنی امداد دے گا۔ یہ رقم ایشیا کے لئے مقررہ کی ہوئی رقم کا پانچواں حصہ ہے۔ مسٹر اوون اس سلسلہ میں بھارتی وزراء اور حکام سے گفتگو کر رہے ہیں۔

برطانیہ اور جاپان میں بات چیت

لنڈن ۳۰ جنوری۔ برطانیہ اور جاپان کے درمیان اٹیمی قوت کے پر امن استعمال کے سلسلہ میں معاہدہ مرتب کرنے کے لئے جو گفت و شنید ستمبر میں شروع ہوئی تھی وہ ابھی جاری ہے۔ برطانیہ اور جاپان کے درمیان ایک اٹیمی ری ایکٹر کی خرید کے سلسلے میں بات چیت جاری ہے۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۰۷ میں امۃ العزیز زوجہ عبدالحق ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری تھیڑ انکانہ خاص۔ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ سات صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن ۴½ تولہ قیمتی ۴۵۰/- روپے ہے۔ کل میزان ساڑھے گیارہ سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ امۃ العزیز بقلم خود
گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ
گواہ شد:۔ عبدالحق ناصر خاوند موصیہ ۵۰ گگی منٹگمری

نمبر ۱۴۲۷۰ میں مختار محمود ولد میاں عبدالعزیز قوم تہامی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ تھیڑ انکانہ گوجرانوالہ حال وارد راولپنڈی بسلسلہ ملازمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری غیر منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ۱۰۸ مرلہ زمین واقع محلہ دار الابواب ربوہ بلاک نمبر ۳ قطعہ نمبر ۲ جس کی کل قیمت مبلغ ۴۰۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میری آمد بذریعہ ملازمت اس وقت ۱۲۲/- روپے معہ الاؤنس ہے میں انشاءاللہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ مختار محمود بقلم خود یکم نومبر ۱۹۵۷ء A.K.R.F سنٹر باغ سرداراں راولپنڈی
گواہ شد:۔ عبدالقادر بقلم خود موصی ۵۷۷۱ ٹالی موری نزد لال کڑتی راولپنڈی
گواہ شد:۔ اللہ بخش ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر موصی ۲۸۵۷ چاچھی محلہ راولپنڈی

حافظ محمد صادق حافظ آباد پہنچ جائے

مورخہ ۲۹ جنوری سے ہمارے معلم و خطیب قریشی محمد حنیف صاحب قمر بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ اس لئے ان کا عزیز حافظ محمد صادق جہاں بھی ہو فوراً حافظ آباد پہنچ جائے۔
شیخ محمد صدیق نائب امیر جماعت حافظ آباد

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار سید سرفراز خاں دفتر بیت المال)

(۲) میری اہلیہ گزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب اسکی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(داؤد احمد ابن منشی محمد ابراہیم صاحب)

"شیخ عبداللہ محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک ادارہ ہیں"

دہلی کے ہفت روزہ کی طرف سے بھارتی حکومت کو تدبّر کی تلقین

نئی دہلی ۳۱ جنوری (نئی دہلی کے آزاد ہفتہ وار اخبار "بھارت" نے تازہ شمارے میں لکھا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک ادارہ ہیں اور خواہ وہ چھوٹے پیمانہ پر سہی مگر کشمیر میں وہ وہی کچھ ہیں جو بھارت میں پنڈت نہرو ہیں۔

پچھلے دنوں شیخ عبداللہ نے پاکستان کے لئے امریکی امداد اور سیٹو و معاہدہ بغداد میں اس کی شرکت کے بارے میں جو خیالات ظاہر کئے تھے اس ہفت روزہ نے ان پر خیال آرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شیخ صاحب کے یہ خیالات کوئی غلط نہیں۔ شیخ صاحب نے پاکستان کی فوجی امداد کا تقابل بھارت کے لئے امریکہ کی اقتصادی امداد سے کیا ہے اور کہا ہے اگر بھارت نے امریکہ سے فوجی امداد لی ہے تو بھارت نے اقتصادی مدد حاصل کی ہے۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ کو ان دونوں کے درمیان نہایت نازک سی موافقت کا احساس ہوا ہے۔ وہ یہ کہ باہر سے اقتصادی مدد حاصل کر کے اپنے وسائل کو پوری طرح فوجی تیاریوں کے لئے وقف کر دینا نہایت آسان ہے۔ شیخ عبداللہ نے معاہدۂ بغداد اور جنوب مشرقی ایشیائی معاہدہ میں پاکستان کی شرکت کو بھارت اور اس کے خوف کی بنا پر حق بجانب قرار دیا ہے تو بھارت کی دشمنی کی بات تو کوئی نہیں کی۔ کیونکہ کئی بھارتی بھی تو ایسے ہی خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔

اخبار نے آخر میں لکھا ہے کہ بھارت کی حکومت کو ایسے تدبر سے کام لینا چاہیئے جس کی اس نازک مرحلے پر اسے واقعی ضرورت ہے۔

صدرِ شام کے لئے روسی ہوائی جہاز

دمشق ۳۱ جنوری۔ کل یہاں شام کے صدر مسٹر شکری القوتلی کو روسی ہوائی جہاز "الیشن ۱۴" تحفہ کے طور پر دیدیا گیا۔ اس جہاز میں ایک دفتر اور متعدد رہائشی کمرے بنے ہوئے ہیں۔ یہ تحفہ روس کے صدر مسٹر ووروشیلوف نے دیا ہے۔

صدر قوتلی نے اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم شام و مصر کو ملا کر جو متحدہ عرب مملکت بنا رہے ہیں روس سے شام کے قریبی تعلقات اس طرح بڑے سود مند ہوں گے۔

امریکی نمائندہ کا دورہ

نیویارک ۳۱ جنوری۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مسٹر ہنری کیبٹ لاج پرسوں ایران، افغانستان، پاکستان اور بھارت کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ وہ دو روز روم میں قیام کرنے کے بعد آج بذریعہ ہوائی جہاز تہران روانہ ہو جائیں گے۔ ان کے ہمراہ دو مشیر بھی ہیں۔

تونسہ بیراج کے کثیر المقاصد منصوبے کی تعمیر مکمل ہو گئی

دریائے سندھ کا رُخ فروری کے وسط تک موڑ دیا جائے گا

ملتان ۳۱ جنوری۔ تونسہ بیراج کے کثیر المقاصد عظیم منصوبے کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔ اور دریائے سندھ کا ایک حصہ اس کے نیچے سے گذرنے لگا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل پر بارہ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

دریائے سندھ کا رُخ موڑنے کا کام بیراج کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ۵ جنوری کو شروع کیا گیا تھا۔ دریا کا ایک حصہ بیراج کے راستے گزرنے لگا ہے۔ دریا کا رخ مکمل طور پر موڑنے کے لئے نالیوں اور دیگر بیڑوں سے کام لیا جائے گا۔

دریا کا رخ موڑنے کی تیاریاں اطمینان بخش طور پر جاری ہیں اور توقع ہے کہ فروری کے وسط تک پورا دریا بیراج کے نیچے بہنے لگے گا۔

مظفر گڑھ نہر کی کھدائی مکمل ہو گئی ہے اور اس سال مئی تک اس میں پانی آجائے گا۔ بیراج سے ڈیرہ غازی خاں کے لئے بھی ایک نہر نکالی جائے گی اور اس کی کھدائی کا کام جاری ہے۔ ان نہروں کی تعمیر پر چار کروڑ روپے صرف ہوں گے اور ان سے مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خاں کی بیس لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔

تھل کی بجلی سرکاری تحویل میں لی جائیگی

لاہور ۳۱ جنوری۔ صوبائی محکمہ بجلی موجودہ مالی سال کے آخر میں تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے بجلی کے ادارے اپنی تحویل میں لے لے گا۔ یہ فیصلہ صوبائی حکومت کے اس فیصلے کے تحت کیا گیا ہو کہ مغربی پاکستان میں بجلی کے تمام ادارے قومی ملکیت قرار دے دیئے جائیں گے تاکہ صوبے میں بجلی کی مشترکہ کوششیں کی جائیں۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کے بعد تھل کے علاقہ میں عام اور صنعتی صارفین کے لئے بجلی کی شرح کم ہو جائے گی۔

لاہور کے نئے ایڈیشنل کمشنر بحالیات

لاہور ۳۱ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے چوہدری عبدالحمید کو چھٹی سے واپس بلا کر مسٹر غلام شبیر کی جگہ ایڈیشنل کمشنر بحالیات لاہور مقرر کیا ہے۔ مسٹر غلام شبیر کو مسٹر ضیاءالدین کی جگہ ڈپٹی سیکرٹری محکمہ مال مقرر کیا گیا ہے۔

چونگی کے محصول میں اضافے کی تردید

لاہور ۳۱ جنوری۔ بلدیہ لاہور کے حکام نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ ریشمی دھاگے پر محصول چونگی میں اضافہ کر دیا گیا ہے یاد رہے کہ حال ہی میں بعض اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی کہ اعظم کلاتھ مارکیٹ کے دوکانداروں نے ریشمی سوت پر محصول چونگی میں اضافہ کے خلاف احتجاجی ہڑتال کی ہے۔ اس وقت چونگی کی شرح سابق پنجاب کے اعلان مجریہ ۱۹۲۸ء کے مطابق ہے۔

شام کے صدر ہفتہ کو قاہرہ پہنچیں گے

قاہرہ ۳۱ جنوری۔ شام کے صدر شکری القوتلی ہفتہ کے روز قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ وہ مصر اور شام کے الحاق کے متعلق بات چیت کریں گے۔ خیال ہے کہ ان کی آمد کے فوراً بعد مصر اور شام مشترکہ طور پر دونوں ملکوں کے الحاق کا اعلان کر دیں گے۔

دریں اثنا شام کے ایک فوجی ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ ترکی کے فوجیوں نے کل شام کی سرحد پر واقع ایک گاؤں پر مسلح حملہ کر کے ایک مقامی باشندے کو ہلاک کر دیا۔ ترجمان نے بتایا کہ تقریباً ساٹھ ترکوں نے موضع بوبان پر حملہ کر کے دیہاتیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ اس تصادم میں ایک شامی ہلاک۔ ایک زخمی اور دو ترک زخمی ہوئے۔ ترجمان نے بتایا کہ ترک (۴) فرار ہوتے وقت ۲۵ بکریاں اور ایک رائفل لے گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴